دار الافتاء والقضاء — الجامعة البنورية العالمية

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586

سیریل نمبر	24656	نام	محمد الیاس	مطلوب	عمومی
تاریخ	2/19/2015	پتہ			
رابطہ نمبر		موضوع	قرأة عند القبر بعد التدفين		
ای میل		کاتب	سہیل		

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

وبعد

میں ایک عرصہ سے سعودي عرب میں مقیم ہوں قرآن کریم کي تدریس کے سلسلے سے وابستہ ہوں

بچپن سے ہم نے اپنے بڑوں کو دیکھا کہ وہ میت کو دفن کرنے کے بعد سرہانے کي طرف کھڑے ہو کر سورۃ البقرۃ کي ابتدائي آیات اور قبر کے پیروں کي طرف کھڑے ہو کر سورۃ البقرۃ کي آخري آیات کي تلاوت کا اہتمام کرتے اور اس کے بعد دعاء کرواتے ایک عرصہ سے ہم بھي اسي پر عمل پیرا ہیں

گزشتہ دنوں میرے سسر کا انتقال ہوا

ان کي تدفین کے وقت میرے بیٹوں اور بھائي نے مذکورہ بالا عمل کیا

جس پر مرحوم کے بیٹوں نے دلیل طلب کي جو ہمیں نہیں مل سکي یہاں کے علماء کے فتاو؟ی دیکھے تو معلوم ہوا کہ ان کے خیال میں یہ عمل بدعت ہے اور اس کي کوئي اصل نہیں سوائے دعا کے اور کچھ جائز نہیں

ازراہ کرم قرآن وسنت کي روشني میں رہنمائي فرمائیں

والسلام

الجواب حامدًا ومصلیا

میت کو دفن کرنے کے بعد سرہانے کھڑے ہو کر سورہ بقرہ کا پہلا رکوع اور پاؤں کی جانب سورہ بقرہ کا آخری رکوع پڑھنا مستحب عمل ہے جو کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر صحابی کے عمل سے ثابت اور سلف صالحین سے متوارث ہے اسکو بدعت کہنا درست نہیں بلاتحقیق اس قسم کی باتیں کرنے سے احتراز لازم ہے۔

فی مشکوٰۃ المصابیح: عن عبد اللہ بن عمر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول إذا مات أحدکم فلا تحبسوہ و اسرعوا بہ إلی قبرہ ولیقرأ عند رأسہ فاتحۃ البقرۃ وعند رجلیہ بخاتمۃ البقرۃ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وقال والصحیح أنہ موقوف (ج ۱ ص ۱۴۹) - واللہ أعلم

محمد سہیل عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۱۹ شعبان ۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح

عبدہ نادر جان عفا عنہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۲۲ شعبان ۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح

بندہ [illegible] غفر لہ

دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی

۲۲ شعبان ۱۴۳۶ھ

۲۴۶۵۶

۱۴۳۶/۸/۲۳

11/6/15